

باب اور سورہ مائدہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان

”پس قسم کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے“ اور یہ کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ پھر روزے یا صدقہ یا قربانی کا فدیہ دینا ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عطاء و عکرمہ سے منقول ہے کہ قرآن مجید میں جہاں او، او (بمعنی یا) کا لفظ آتا ہے تو اس میں اختیار بتانا مقصود ہوتا ہے اور نبی کریم ﷺ نے کعب بن عجرہ کو فدیہ کے معاملہ میں اختیار دیا تھا۔ (کہ مسکینوں کو کھانا کھلائیں یا ایک بکرے کا صدقہ کریں۔)

(۶۷۰۸) ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو شہاب عبد اللہ بن نافع نے بیان کیا، ان سے ابن عون نے، ان سے مجاہد نے، ان سے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ نے، ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قریب ہو جا، میں قریب ہوا تو آپ نے پوچھا کیا تمہارے سر کے کپڑے تکلیف دے رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ پھر روزے صدقہ یا قربانی کا فدیہ دے دے۔ اور مجھے ابن عون نے خبر دی، ان سے ایوب نے بیان کیا کہ روزے تین دن کے ہوں گے اور قربانی ایک بکری کی اور (کھانے کے لئے) چھ مسکین ہوں گے۔

کعب بن عجرہ کی حدیث حج کے فدیہ کے بارے میں ہے اس کو قسم کے فدیہ سے کوئی تعلق نہ تھا مگر امام بخاری اس باب میں اس کو اس لئے لائے کہ جیسے حج کے فدیہ میں اختیار ہے تیوں میں سے جو چاہے وہ کرے ایسے ہی قسم کے کفارہ میں بھی قسم کھانے والے کو اختیار ہے کہ تیوں کفاروں میں سے جو قرآن میں مذکور ہیں جو کفارہ چاہے ادا کرے۔

باب سورہ تحریم میں اللہ تعالیٰ کا فرمان

”اور اللہ تعالیٰ نے تمہاری قسموں کا کفارہ مقرر کیا ہوا ہے اور اللہ تمہارا کارساز ہے اور وہ بڑا جاننے والا بڑی حکمت والا ہے“

اور مال دار اور محتاج پر کفارہ کب واجب ہوتا ہے؟

۱- باب قول اللہ تعالیٰ :

﴿فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشْرَةِ مَسَاكِينَ﴾
[المائدة: ۸۹] وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ نَزَلَتْ: ﴿فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسْكَ﴾ [البقرة: ۱۹۶] وَيَذْكُرُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَطَاءٍ وَعِكْرَمَةَ، مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ أَوْ أَوْ فَصَاحِبُهُ بِالْخِيَارِ وَقَدْ خَيَّرَ النَّبِيُّ ﷺ كَعَمَّا فِي الْفِدْيَةِ.

۶۷۰۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ، عَنْ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ قَالَ: أَتَيْتُهُ، يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((إِذْنِي)) فَذَنَوْتُ فَقَالَ: ((أَيُؤْذِيكَ هَوَامُكُ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ﴿فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسْكَ﴾ [البقرة: ۱۹۶]. وَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَوْنٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: الصِّيَامُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَالنُّسْكَ شَاةً، وَالْمَسَاكِينَ سِتَّةً. [راجع: ۱۸۱۴]

۲- باب قولہ تعالیٰ :

﴿قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ﴾ [التحریم: ۲] مَتَى تَجِبُ الْكَفَّارَةُ عَلَى الْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ؟

وَالْفَقِيرِ؟

جو حدیث امام بخاری نے اس باب میں بیان کی ہے وہ رمضان کے کفارے کے بیان میں ہے مگر قسم کے کفارے کو اسی پر قیاس کیا

ہے۔

۶۷۰۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِيهِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : هَلَكْتُ قَالَ ﷺ : ((مَا شَأْنُكَ؟)) قَالَ : وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ : ((تَسْتَطِيعُ تَغْيِيرَ رَقَبَةٍ؟)) قَالَ : لَا، قَالَ : ((فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَابَعَيْنِ؟)) قَالَ : لَا، قَالَ : ((فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِينَ مِسْكِينًا؟)) قَالَ : لَا، قَالَ : ((اجْلِسْ)) فَجَلَسَ فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ، وَالْعَرَقُ الْمِكْلُ الضَّخْمُ قَالَ : ((خُذْ هَذَا فَصَدِّقْ بِهِ)) قَالَ : أَعْلَى أَفْقَرٍ مِنَّا؟ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ : ((أَطْعِمَهُ عِيَالَكَ)).

[راجع: ۱۹۳۶]

۳- باب مَنْ أَعَانَ الْمُفْسِرَ فِي

الْكُفَّارَةِ

اس کو بہت ہی زیادہ ثواب ملے گا۔

۶۷۱۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : هَلَكْتُ فَقَالَ : ((مَا ذَاكَ؟))

(۶۷۰۹) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے حضرت سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ میں نے ان کی زبان سے سنا وہ حمید بن عبد الرحمن سے بیان کرتے تھے، ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، میں تو تباہ ہو گیا۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کیا بات ہے؟ عرض کیا کہ میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے ہم بستری کر لی۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تم ایک غلام آزاد کر سکتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا، کیا دو مہینے متواتر روزے رکھ سکتا ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا، کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بیٹھ جا۔ وہ صاحب بیٹھ گئے۔ پھر آنحضرت ﷺ کے پاس ایک ٹوکرا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں (عرق ایک بڑا پیانا ہے) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ لے جا اور اسے پورا صدقہ کر دے۔ انہوں نے پوچھا، کیا اپنے سے زیادہ محتاج پر (صدقہ کر دوں)؟ اس پر آنحضرت ﷺ ہنس دیے اور آپ کے سامنے کے دانت دکھائی دینے لگے اور پھر آپ نے فرمایا کہ اپنے بچوں ہی کو کھلا دینا۔

باب جس نے کفارہ کے ادا کرنے کے لئے کسی تنگ دست

کی مدد کی

(۶۷۱۰) ہم سے محمد بن محبوب بصری نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے بیان کیا، کہا ہم سے معمر بن راشد نے، ان سے زہری نے، ان سے حمید بن عبد الرحمن بن عوف نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، میں تو تباہ ہو گیا۔ آنحضرت ﷺ

قَالَ: وَقَعْتُ بِأَعْلَى فِي رَمَضَانَ قَالَ: ((تَجِدُ رَقَبَةً؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَابَعَيْنِ؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِينَ مِسْكِينًا؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِعَرَقٍ، وَالْعَرَقُ: الْمِكْتَلُ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ: ((أَذْهَبْ بِهِدَا لَتَصَدَّقَ بِهِ)) قَالَ: عَلَى أَخَوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتِ أَخَوَجَ مِنَّا، ثُمَّ قَالَ: ((أَذْهَبْ فَأَطْعِمْنَاهُ أَهْلَكَ)).

[راجع: ۱۹۳۶]

نے پوچھا کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا کہ رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کر لی۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کوئی غلام ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ دریافت فرمایا متواتر دو مہینے روزے رکھ سکتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ دریافت فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر ایک انصاری صحابی ”عرق“ لے کر حاضر ہوئے، عرق ایک پیانہ ہے، اس میں کھجوریں تھیں، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اسے لے جا اور صدقہ کر دے۔ انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا میں اپنے سے زیادہ ضرورت مند پر صدقہ کروں؟ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ ان دونوں میدانوں کے درمیان کوئی گھرانہ ہم سے زیادہ محتاج نہیں ہے پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جا اور اپنے گھروالوں ہی کو کھلا دے۔

اس حدیث کو لا کر حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ ثابت کیا کہ کفارہ ہر شخص پر واجب ہے گو وہ محتاج ہی کیوں نہ ہو۔ یہ شخص بہت محتاج تھا مگر آنحضرت ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ تجھ کو کفارہ معاف ہے۔ بلکہ کفارہ دینے میں اس کی مدد فرمائی۔ عرق وہ نوکر جس میں پندرہ صلح کھجور سا جاتی ہیں۔

۴- باب يُعْطَى فِي الْكَفَّارَةِ عَشْرَةٌ
مَسَاكِينَ قَرِيبًا كَانَ
أَوْ بَعِيدًا

باب کفارہ میں دس مسکینوں کو کھانا دیا جائے خواہ وہ قریب کے باشندہ ہوں یا دور کے بلکہ قریب والوں کو کھلانے میں ثواب اور بھی زیادہ ہے

(۶۷۱۱) ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، کہا ہم سے حضرت سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے حمید بن عبد الرحمن نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں توتا ہوں، ہو گیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے؟ کہا کہ میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کر لی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی غلام ہے جسے آزاد کر سکو؟ انہوں نے کہا نہیں۔ دریافت فرمایا، کیا متواتر دو مہینے تم روزے رکھ سکتے ہو؟ کہا کہ نہیں۔

۶۷۱۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلَكَتُ قَالَ: ((وَمَا شَأْنُكَ؟)) قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ: ((هَلْ تَجِدُ مَا تُغْنِي رَقَبَةً؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَابَعَيْنِ؟))

دریافت فرمایا کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کیا کہ اس کے لئے بھی میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ کے پاس ایک ٹوکرا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اسے لے جا اور صدقہ کر۔ انہوں نے پوچھا کہ اپنے سے زیادہ محتاج پر؟ ان دونوں میدانوں کے درمیان ہم سے زیادہ محتاج کوئی نہیں ہے۔ آخر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اچھا اسے لے جا اور اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔

قَالَ: لَا. قَالَ: ((فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِينَ مَسْكِينًا؟)) قَالَ: لَا أَجِدُ فَاتَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمَرٌ فَقَالَ: ((خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ)) فَقَالَ: أَعْلَى أَفْقَرُ مِنَّا؟ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَفْقَرُ مِنَّا، ثُمَّ قَالَ: ((خُذْهُ فَأُطْعِمَهُ أَهْلَكَ)).

[راجع: ۱۹۳۶]

گھر والوں میں دور اور نزدیک کے سب رشتہ دار آگئے گو یہ حدیث کفارہ رمضان کے باب میں ہے مگر قسم کے کفارے کو بھی اسی پر قیاس کیا۔

باب مدینہ منورہ کا صلہ (ایک پیانہ) اور نبی کریم ﷺ کا مد
(ایک پیانہ) اور اس میں برکت، اور بعد میں بھی اہل مدینہ
کو نسل بعد نسل جو صلہ اور مدورثہ میں ملا اس کا بیان

۵- باب صَاعِ الْمَدِينَةِ وَمَدَّ النَّبِيِّ
وَبَرَكَتِهِ وَمَا تَوَارَثَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ
ذَلِكَ قَرْنَا بَعْدَ قَرْنٍ

تشریح مدینہ والوں کا مد ایک رطل اور تملی رطل تھا اور یہی آنحضرت ﷺ کا مد بھی تھا اور صلہ چار مد کا تھا یعنی پانچ رطل اور ایک تملی رطل کا تھا۔ ہر رطل ایک سو اٹھائیس درم اور ۱/۴۔ ایک کا صلہ کے چھ سو پچاسی اور ۵ درم ہوئے۔ تمام اہل حدیث سلف اور خلف کا صلہ اور مد میں اسی پر عمل رہا ہے کیونکہ شریعت سامی مدینہ المنورہ سے جاری ہوئی اور مدینہ میں جو رواج تھا اسی پر سب احکام لئے جائیں گے۔ لیکن حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ نے صاع آٹھ رطل اور مد دو رطل کا رکھا ہے۔ کوفہ والوں میں اسی کا رواج تھا مگر ہم کو کوفہ والوں سے کیا غرض، ہمارے رسول پاک ﷺ مدنی تھے ہم کو مدینہ والوں کا چال چلن پسند ہے اور اسی کا ہم کو اتباع کرنا ہے۔ حضرت امام ابو یوسف جو حضرت امام حنیفہ رحمہ کے شاگرد تھے ان سے ہارون رشید کے سامنے امام مالک نے صلہ اور مد کے بارے میں بحث کی، آخر میں حضرت امام ابو یوسف نے اہل کوفہ کا قول ترک کر کے مدینہ والوں کا قول اختیار کیا۔ انصاف پسندی اسی کا نام ہے۔ امام محمد جو حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ کے دوسرے شاگرد ہیں۔ انہوں نے بھی کتاب الحج میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ کے بہت سے اقوال چھوڑ کر اہل مدینہ کے ساتھ اتفاق کیا ہے جبکہ جگہ لکھتے ہیں قول اہل المدینۃ فی ذالک احب الی من قولہ اہی حنیفہ ہے خفی یہ حضرات تھے جو حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ کی ہدایت کے موافق چلتے تھے ان کا یہی ارشاد ہے کہ قرآن و حدیث صحیح کی پیروی کرو اور میرا جو قول حدیث صحیح کے خلاف پاؤ اسے چھوڑ دو۔ اگر ہمارے معزز خفی حضرات آج بھی حضرت امام کی اس پاکیزہ ہدایت پر عمل پیرا ہو جائیں تو سارے جھگڑے ختم ہو کر مسلمانوں میں اتفاق باہمی ہو سکتا ہے۔ اللہ توفیق بخشنے (آمین)

سائب نے جس وقت یہ حدیث بیان کی اس وقت مد چار رطل کا تھا اس پر ایک تملی اور یوحانی جاوے تو پانچ رطل اور ایک تملی رطل ہوا۔ آنحضرت ﷺ کا صلہ اتنا ہی تھا۔ معلوم نہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ میں صلہ کتنا بڑھ گیا تھا۔ بعد کے زمانوں میں بنی امیہ نے مد کی مقدار بڑھادی ایک مد دو رطل کا ہو گیا اور صاع آٹھ رطل کا۔ کوفیوں نے نبی ﷺ کا صلہ چھوڑ کر بنو امیہ کی پیروی کی ان میں وہی صاع آج تک مروج ہے مگر یہ صاع مسنونہ نہیں ہے۔ دعاواکل فعل عند فعل محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۶۷۱۲) ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے قاسم بن مالک مزی نے بیان کیا، کہا ہم سے جعید بن عبد الرحمن نے بیان کیا، ان سے حضرت ساء بن یزید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ایک صاع تمہارے زمانہ کے مد سے ایک مد اور تھائی کے برابر ہوتا تھا۔ بعد میں حضرت عمر بن عبد العزیز کے زمانہ میں اس میں زیادتی کی گئی۔

۶۷۱۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ مَدًّا وَلَفْلَفًا بِمُدِّكُمْ الْيَوْمَ، فَوَيْدٌ لِيهِ زَمَنٌ

عمر بن عبد العزیز . [راجع: ۱۸۵۹]

مگر رسول اللہ ﷺ کے زمانہ کا صاع ہی لیا جائے گا۔

(۶۷۱۳) ہم سے منذر بن الولید الجارودی نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو قتیبہ سلم شعیری نے بیان کیا، کہا ہم سے امام مالک نے، ان سے نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما رمضان کا فطرانہ نبی کریم ﷺ ہی کے پہلے مد کے وزن سے دیتے تھے اور قسم کا کفارہ بھی آنحضرت ﷺ کے مد سے ہی دیتے تھے۔ ابو قتیبہ نے اسی سند سے بیان کیا کہ ہم سے امام مالک نے بیان کیا کہ ہمارا مد تمہارے مد سے بڑا ہے اور ہمارے نزدیک ترجیح صرف آنحضرت ﷺ ہی کے مد کو ہے۔ اور مجھ سے امام مالک نے بیان کیا کہ اگر ایسا کوئی حاکم آیا جو آنحضرت ﷺ کے مد سے چھوٹا مد مقرر کر دے تو تم کس حساب سے (صدقہ فطر وغیرہ) نکالو گے؟ میں نے عرض کیا کہ ایسی صورت میں ہم آنحضرت ﷺ ہی کے مد کے حساب سے فطرہ نکال کریں گے؟ انہوں نے کہا کہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ معاملہ ہمیشہ آنحضرت ﷺ ہی کے مد کی طرف لوٹتا ہے۔

۶۷۱۳- حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْجَارُودِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ وَهُوَ سَلَمٌ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي زَكَاةَ رَمَضَانَ بِمُدِّ النَّبِيِّ ﷺ الْمُدَّ الْأَوَّلِ وَلِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ بِمُدِّ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبُو قَتَيْبَةَ: قَالَ لَنَا مَالِكٌ: مَدُّنَا أَكْثَرُ مِنْ مَدِّكُمْ، وَلَا نَرَى الْفَضْلَ إِلَّا لِي مَدُّ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ لِي مَالِكٌ: لَوْ جَاءَكُمْ أَمِيرٌ فَضَرَبَ مَدًّا أَصْغَرَ مِنْ مَدِّ النَّبِيِّ ﷺ بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْطُونَ؟ قُلْتُ: كُنَّا نَعْطِي بِمَدِّ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: أَفَلَا تَرَى أَنَّ الْأَمْرَ إِنَّمَا يَعُودُ إِلَى مَدِّ النَّبِيِّ ﷺ؟

اسی لئے کوئی مد اور صاع ناقابل اعتبار ہیں۔

(۶۷۱۴) ہم سے عبد اللہ بن یوسف تمیمی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہمیں امام مالک نے خبر دی، انہیں اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! ان کے کیل (پیانے) میں ان کے صاع اور ان کے مد میں برکت عطا فرما۔

۶۷۱۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَصَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ)).

[راجع: ۲۱۳۰]

باب سورۃ مائدہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”یعنی قسم کے کفارہ

۶- باب قولِ اللہ تعالیٰ: ﴿وَأَوْ

تَخْرِيرُ رَقَبَةٍ ﴿٨٩﴾ [المائدة : ٨٩]
وَأَيُّ الرُّقَابِ أَزْكَى؟

تشیخ

٦٧١٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رَشِيدٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مَطْرَفٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَغْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَغْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا مِنَ النَّارِ حَتَّى لَوْجَهُ بِفَرْجِهِ)).

[راجع: ۲۵۱۷]

٧- بَابُ عِنَقِ الْمُذْبِرِ وَأُمِّ الْوَلَدِ
وَالْمَكَاتِبِ فِي الْكَفَّارَةِ وَعِنَقِ وَلَدِ
النِّزَا وَقَالَ طَاوُسٌ : يُجْزَى الْمُذْبِرُ
وَأُمُّ الْوَلَدِ

تشیخ

٦٧١٦- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، أَخْبَرَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ
رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوكًا لَهُ، وَلَمْ
يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

کو ملی تو آپ نے دریافت فرمایا کہ مجھ سے اس غلام کو کون خریدتا ہے۔ نعیم بن نعام رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو درہم میں آنحضرت ﷺ سے اسے خرید لیا۔ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ وہ ایک قبیلے غلام تھا اور پہلے ہی سال مر گیا۔ آنحضرت ﷺ نے اسے نیلام فرما کر اس رقم سے اسے مکمل آزاد کرا دیا۔

[راجع: ۲۱۴۱]

باب اور حدیث میں مطابقت ظاہر ہے۔

باب جب کفارہ میں غلام آزاد کرے گا تو اس کی ولاء کسے حاصل ہوگی؟

(۶۷۱۷) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے حکم بن عتیبہ نے، ان سے ابراہیم نخعی نے، ان سے اسود بن یزید نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ انہوں نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کرنے کے لئے خریدا نہ چاہا، تو ان کے پہلے مالکوں نے اپنے لئے ولاء کی شرط لگائی۔ میں نے اس کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا خرید لو، ولاء تو اسی سے ہوتی ہے جو آزاد کرتا ہے۔

باب اگر کوئی شخص قسم میں ان شاء اللہ کہہ لے

(۶۷۱۸) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے غیلان بن جریر نے، ان سے ابو بردہ بن ابی موسیٰ نے اور ان سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں قبیلہ اشعر کے چند لوگوں کے ساتھ حاضر ہوا اور آپ سے سواری کے لئے جانور مانگے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم میں تمہیں سواری کے جانور نہیں دے سکتا۔ پھر جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم ٹھہرے رہے اور جب کچھ اونٹ آئے تو تین اونٹ ہمیں دیئے جانے کا حکم فرمایا۔ جب ہم انہیں لے کر چلے تو ہم میں سے بعض نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ہمیں اللہ اس میں برکت نہیں دے گا۔ ہم آنحضرت ﷺ کے پاس سواری کے جانور مانگنے آئے تھے تو آپ نے قسم کھالی تھی کہ ہمیں سواری کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟)) فَاشْتَرَاهُ نَعِيمُ بْنُ النَّعَامِ بِثَمَانِيَةِ دِرْهَمٍ، فَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: عَبْدًا قَبِيلًا مَاتَ عَامَ أَوَّلٍ.

۹ - باب إِذَا أُعْتِقَ فِي الْكُفَّارَةِ لِمَنْ يَكُونُ وَلَاؤُهُ؟

۶۷۱۷ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَمْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهَا الْوَلَاءَ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((اشْتَرِيهَا إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أُعْتِقَ)). [راجع: ۴۵۶]

۱۰ - باب الْإِسْتِثْنَاءُ فِي الْإِيمَانِ
۶۷۱۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي بُرْزَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ اسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ: ((وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ)) ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَاءَ اللَّهُ فَأَتَانِي بِإِبِلٍ فَأَمَرَ لَنَا بِثَلَاثَةِ ذَوْدٍ، فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: لَا يَبَارِكُ اللَّهُ لَنَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلُنَا فَحَمَلْنَا

جانور نہیں دے سکتے اور آپ نے عنایت فرمائے ہیں۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ہم آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے لئے جانور کا انتظام نہیں کیا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے، اللہ کی قسم اگر اللہ نے چاہا تو جب بھی میں کوئی قسم کھالوں گا اور پھر اس کے سوا کسی اور چیز میں اچھائی ہوگی تو میں اپنی قسم کا کفارہ دے دوں گا اور وہی کام کروں گا جس میں اچھائی ہوگی۔

(۶۷۱۹) ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، انہوں نے (اس روایت میں یہ ترتیب اسی طرح) بیان کی کہ میں قسم کا کفارہ ادا کر دوں گا اور وہ کام کروں گا جس میں اچھائی ہوگی یا (اس طرح آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ) میں کام وہ کروں گا جس میں اچھائی ہوگی اور کفارہ ادا کر دوں گا۔

(۶۷۲۰) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، ان سے ہشام بن حمیر نے، ان سے طاؤس نے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ سلیمان علیہ السلام نے کہا تھا کہ آج رات میں اپنی نوے بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر بیوی ایک بچہ جنے گی جو اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے۔ ان کے ساتھی سفیان یعنی فرشتے نے ان سے کہا۔ اچی ان شاء اللہ تو کو لیکن آپ بھول گئے اور پھر تمام بیویوں کے پاس گئے لیکن ایک بیوی کے سوا جس کے یہاں ناتمام بچہ ہوا تھا۔ کسی بیوی کے یہاں بھی بچہ نہیں ہوا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے تھے کہ اگر انہوں نے ان شاء اللہ کہہ دیا ہوتا تو ان کی قسم بیکار نہ جاتی اور اپنی ضرورت کو پالیتے اور ایک مرتبہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا کہ اگر انہوں نے اشتہاء کر دیا ہوتا۔ اور ہم سے ابو الزناد نے اعرج سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

باب قسم کا کفارہ، قسم توڑنے سے پہلے اور اس کے بعد

فَقَالَ أَبُو مُوسَى: فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: ((مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللَّهُ حَمَلَكُمْ، إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَخْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، إِلَّا كَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ)).

[راجع: ۳۱۳۳]

۶۷۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَادٌ، وَقَالَ: إِنْ كَفَرْتُ بِعَمِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ أَوْ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَرْتُ. [راجع: ۳۱۳۳]

۶۷۲۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سُلَيْمَانُ لَأُطَوِّفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً، كُلُّ تِلْدٍ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي الْمَلَكُ، قُلْ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَتَسِي، فَطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تَأْتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ بِوَلَدٍ إِلَّا وَاحِدَةً بِشِقِّ غُلَامٍ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: يَرْوِيهِ قَالَ: لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَخْشَ وَكَانَ دَرَكًا فِي حَاجَتِهِ وَقَالَ مَرَّةً: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ اسْتَشَيْتُ)) وَحَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۱۱- باب الكفارة قبل الجنث

دونوں طرح دے سکتا ہے

(۶۷۲۱) ہم سے علی بن حجر نے بیان کیا، کہا ہم سے اسماعیل بن ابراہیم نے بیان کیا، ان سے ایوب سختیانی نے، ان سے قاسم تمیمی نے، ان سے زہد جری نے بیان کیا کہ ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اور ہمارے قبیلہ اور اس قبیلہ جرم میں بھائی چارگی اور باہمی حسن معاملہ کی روش تھی۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر کھانا لایا گیا اور کھانے میں مرغی کا گوشت بھی تھا۔ راوی نے بیان کیا کہ حاضرین میں بنی تیم اللہ کا ایک شخص سرخ رنگ کا بھی تھا جیسے مولیٰ ہو۔ بیان کیا کہ وہ شخص کھانے پر نہیں آیا تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ شریک ہو جاؤ، میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ میں نے اسے گندگی کھاتے دیکھا تھا جب سے اس سے گھن آنے لگی اور اسی وقت میں نے قسم کھالی کہ کبھی اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ حضرت ابوموسیٰ نے کہا قریب آؤ میں تمہیں اس کے متعلق بتاؤں گا۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے یہاں اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ آئے اور میں نے آنحضرت ﷺ سے سواری کا جانور مانگا۔ آنحضرت ﷺ اس وقت صدقہ کے اونٹوں میں سے اونٹ تقسیم کر رہے تھے۔ ایوب نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرت ﷺ اس وقت غصہ تھے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم! میں تمہیں سواری کے جانور نہیں دے سکتا اور نہ میرے پاس کوئی ایسی چیز ہے جو سواری کے لئے میں تمہیں دے سکوں۔ بیان کیا کہ پھر ہم واپس آگئے پھر آنحضرت ﷺ کے پاس غنیمت کے اونٹ آئے، تو پوچھا گیا کہ اشعریوں کی جماعت کہاں ہے۔ ہم حاضر ہوئے تو آنحضرت ﷺ نے ہمیں پانچ عمدہ اونٹ دیئے جانے کا حکم دیا۔ بیان کیا کہ ہم وہاں سے روانہ ہوئے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ہم پہلے آنحضرت ﷺ کے پاس سواری کے لئے آئے تھے تو آپ نے قسم کھالی تھی کہ سواری کا

وَبَعْدُ

۶۷۲۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ زُهْدِ جَرِيٍّ، بَيَّانَ كَيْفَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ جَرَمِ إِخَاءٍ وَمَعْرُوفٍ قَالَ: فَقَدِمَ طَعَامٌ قَالَ: وَقَدِمَ لِي طَعَامِي لَحْمٌ دَجَاجٍ قَالَ: وَلِي الْقَوْمُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمٍ اللَّهُ أَحْمَرٌ، كَأَنَّهُ مَوْلَى قَالَ: فَلَمْ يَذَنْ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى: اذَنْ فَلَانِي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ، قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا قَدَرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا أَطْعَمَهُ أَبَدًا، فَقَالَ: اذَنْ أَخْبَرْتُكَ عَنْ ذَلِكَ، أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي رَهْطٌ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ اسْتَحْمَلُهُ وَهُوَ يَقْسِمُ نَعْمًا مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ، قَالَ: أَيُّوبُ: أَحْسِبُهُ قَالَ وَهُوَ غَضَبَانٍ، قَالَ: ((وَاللَّهِ لَا أُحْمِلُكُمْ، وَمَا عِنْدِي مَا أُحْمِلُكُمْ)) قَالَ: فَاذْهَبُوا فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى بَنِي إِيلٍ فَقِيلَ: ((أَيْنَ هَؤُلَاءِ الْأَشْعَرِيُّونَ)) فَأَتَيْنَا فَأَمَرَ لَنَا بِخُمْسِ ذَوْدِ غُرِّ الدَّرِيِّ قَالَ: فَاذْهَبُوا فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي: أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْنَا فَحَمَلَنَا نَسِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ

انتظام نہیں کر سکتے۔ پھر ہمیں بلا بھیجا اور سواری کے جانور عنایت فرمائے۔ آنحضرت ﷺ اپنی قسم بھول گئے ہوں گے۔ واللہ! اگر ہم نے آنحضرت ﷺ کو آپ کی قسم کے بارے میں غفلت میں رکھا تو ہم کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ چلو ہم سب آپ کے پاس واپس چلیں اور آپ کو آپ کی قسم یاد دلائیں۔ چنانچہ ہم واپس آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم پہلے آئے تھے اور آپ سے سواری کا جانور مانگا تھا تو آپ نے قسم کھالی تھی کہ آپ اس کا انتظام نہیں کر سکتے، ہم نے سمجھا کہ آپ اپنی قسم بھول گئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ، تمہیں اللہ نے سواری دی ہے، واللہ اگر اللہ نے چاہا تو میں جب بھی کوئی قسم کھالوں اور پھر دوسری چیز کو اس کے مقابل بہتر سمجھوں تو وہی کروں گا جو بہتر ہو گا اور اپنی قسم توڑ دوں گا۔

اس روایت کی متابعت حماد بن زید نے ایوب سے کی، ان سے ابو قلابہ اور قاسم بن عاصم کلیبی نے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الوہاب نے بیان کیا، ان سے ایوب نے، ان سے ابو قلابہ اور قاسم تمیمی نے اور ان سے زہدہم نے یہی حدیث نقل کی۔

ہم سے ابو عمر نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الوارث نے بیان کیا، کہا ہم سے ایوب نے، ان سے قاسم نے اور ان سے زہدہم نے یہی حدیث بیان کی۔

(۶۷۲۲) مجھ سے محمد بن عبد اللہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عثمان بن عمر بن فارس نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو عبد اللہ ابن عون نے خبر دی، انہیں امام حسن بصری نے، ان سے حضرت عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کبھی تم حکومت کا عہدہ طلب نہ کرنا کیونکہ اگر بلا مانگے تمہیں یہ مل جائے گا تو اس میں تمہاری منجانب اللہ مدد کی جائے گی، لیکن اگر مانگنے پر ملتا تو سارا بوجھ تمہیں پر ڈال دیا جائے گا اور اگر تم کوئی قسم کھاؤ اور اس کے سوا کوئی اور بات بہتر نظر آئے تو وہی کرو جو بہتر ہو اور قسم کا کفارہ

وَاللّٰهُ لَئِنْ تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ يَمِينُهُ لَا نَفْلِحُ
أَبَدًا اَرْجِعُوا بِنَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ
فَلَنَذْكُرَهُ يَمِينُهُ، فَرَجَعْنَا فَعَفَّلَنَا يَا رَسُولَ
اللّٰهِ اَتَيْنَاكَ نَسْتَحْمِلُكَ فَخَلَفْتَ اَنْ لَا
تَحْمِلْنَا، ثُمَّ حَمَلْتَنَا فَطَنَّا اَوْ فَعَرَفْنَا اَنْكَ
نَسِيْتَ يَمِينِكَ قَالَ: ((اَنْطَلِقُوا فَاِنَّمَا
حَمَلَكُمُ اللّٰهُ اِنِّى وَاللّٰهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا
اُخْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَاَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا،
اِلَّا اَتَيْتَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتَهَا)).

[راجع: ۳۱۳۳]

تَابِعُهُ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي
قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ بْنِ عَاصِمٍ الْكَلْبِيِّ.

۰۰۰۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ
وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ بِهِذَا.

۰۰۰۰ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ الْقَاسِمِ، عَنْ
زَهْدَمٍ بِهِذَا.

۶۷۲۲ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،
حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ، أَخْبَرَنَا
ابْنُ عُزْوَءٍ عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
((لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيَتْهَا عَنْ
غَيْرِ مَسْأَلَةٍ، أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِنْ أُعْطِيَتْهَا
عَنْ مَسْأَلَةٍ، وَكَلْتَ إِلَيْهَا، وَإِذَا خَلَفْتَ
عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، فَأَنْتَ

ادا کر دو۔ عثمان بن عمر کے ساتھ اس حدیث کو اشہل بن حاتم نے بھی عبد اللہ بن عون سے روایت کیا، اس کو ابو عوانہ اور حاکم نے وصل کیا اور عبد اللہ بن عون کے ساتھ اس حدیث کو یونس اور ساک بن عطیہ اور ساک بن حرب اور حمید اور قتادہ اور منصور اور ہشام نے بھی روایت کیا۔

الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَرٌ عَنْ يَمِينِكَ)). تَابَعَهُ أَشْهَلُ بْنُ ابْنِ عَوْنٍ. وَتَابَعَهُ يُونُسُ وَسِمَاكُ بْنُ عَطِيَّةَ، وَسِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، وَحَمِيدٌ وَقَتَادَةُ، وَمَنْصُورٌ وَهَشَامٌ، وَالرَّبِيعُ. [راجع: ٦٦٢٢]

۸۵- کتاب الفرائض

کتاب فرائض یعنی ترکہ کے حصوں کے بیان میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”اللہ پاک تمہاری اولاد کے مقدمہ میں تم کو یہ حکم دیتا ہے کہ مرد بچے کو دو ہر حصہ اور بیٹی کو اکرا حصہ ملے گا۔ اگر میت کا بیٹا نہ ہو نری بیٹیاں ہوں دو یا دو سے زائد تو ان کو دو تہائی ترکہ ملے گا۔ اگر میت کی ایک بیٹی ہو تو اس کو آدھا ترکہ ملے گا اور میت کے ماں باپ ہر ایک کو ترکہ میں سے چھٹا چھٹا حصہ ملے گا اگر میت کی اولاد ہو (بیٹا یا بیٹی، پوتا یا پوتی) اگر اولاد نہ ہو اور صرف ماں باپ ہی اس کے وارث ہوں تو ماں کو تہائی حصہ (باقی سب باپ کو ملے گا) اگر ماں باپ کے سوا میت کے کچھ بھائی بہن ہوں تب ماں کو چھٹا حصہ ملے گا یہ سارے حصے میت کی وصیت اور قرض ادا کرنے کے بعد ادا کئے جائیں گے (مگر وصیت میت کے تہائی مال تک جہاں تک پوری ہو سکے پوری کریں گے۔ باقی دو تہائی وارثوں کا حق ہے اور قرض کی ادائیگی سارے مال سے کی جائے گی اگر کل مال قرض میں چلا

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيْنِ فَإِن كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِن لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَتْهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِن كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ ذَيْنَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيضَةٌ مِنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ

جائے تو وارثوں کو کچھ نہ ملے گا) تم کیا جانو باپ یا بیٹوں میں سے تم کو کس سے زیادہ فائدہ پہنچ سکتا ہے (اس لئے اپنی رائے کو دخل نہ دو) یہ حصے اللہ کے مقرر کئے ہوئے ہیں (وہ اپنی مصلحت کو خوب جانتا ہے) کیونکہ اللہ بڑے علم اور حکمت والا ہے اور تمہاری بیویاں جو مال اسباب چھوڑ جائیں اگر اس کی اولاد نہ ہو (نہ بیٹا نہ بیٹی) تب تو تم کو آدھا ترکہ ملے گا۔ اگر اولاد ہو تو چوتھائی یہ بھی وصیت اور قرض ادا کرنے کے بعد ملے گا اسی طرح تم جو مال و اسباب چھوڑ جاؤ اور تمہاری اولاد بیٹا بیٹی کوئی نہ ہو تو تمہاری بیویوں کو اس میں سے چوتھائی ملے گا اگر اولاد ہو تو آٹھواں حصہ یہ بھی وصیت اور قرض ادا کرنے کے بعد اور اگر کوئی مرد یا عورت مر جائے اور وہ کلالہ ہو (نہ اس کا باپ ہو نہ بیٹا) بلکہ ماں جائے ایک بھائی یا بہن ہو (یعنی اخیانی) تو ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا۔ اگر اسی طرح کئی اخیانی بھائی بہن ہوں تو سب مل کر ایک تہائی پائیں گے یہ بھی وصیت اور قرض ادا کرنے کے بعد بشرطیکہ میت نے وارثوں کو نقصان پہنچانے کے لئے وصیت نہ کی ہو۔ “ (یعنی ثلث مال سے زیادہ کی) یہ سارا فرمان ہے اللہ پاک کا اور اللہ ہر ایک کا حال خوب جانتا ہے وہ بڑے تحمل والا ہے (جلدی عذاب نہیں کرتا)۔“

أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمْ الرُّبْعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِيَنَّ بِهَا أَوْ ذَيْنَ وَلَهُنَّ الرُّبْعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمْنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ ذَيْنَ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوْ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتُ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا أَوْ ذَيْنَ غَيْرِ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ [النساء: ۱۱-۱۲]۔

کتاب الفرائض جمع فريضة كحديقة و حدائق والفريضة فعلية بمعنى مفروضة مأخوذة من الفرض وهو القطع يقال فرضت لفلان كذا أى قطعت له شيئا من المال قاله الخطابي و خصت الموارث باسم الفرائض من قول تعالى نصيبا مفروضا او معلوما او مقطوعا عن غيرهم (خلاصہ فتح الباری) لفظ فرائض فريضة کی جمع ہے جیسے حدیقہ کی جمع حدائق ہے اور لفظ فريضة بمعنی مفروضہ ہے جو فرض سے ماخوذ ہے جس کے معنی کاٹنے کے ہیں جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ میں نے اتنا مال فلاں کے لئے کاٹ کر الگ رکھ دیا۔ موارث کو نام فرائض سے خاص کیا گیا ہے جیسا کہ آیت میں ہے۔ نصیباً مفروضاً حصہ مقرر کیا ہوا یعنی ان کے غیر سے کاٹا ہوا۔

کتاب الفرائض میں ترکہ کے مسائل بیان کئے جاتے ہیں جو ترکہ سے حق داروں کو حصے ملتے ہیں۔ فرائض کا ایک مستقل علم ہے جس کی تفصیلات بہت ہیں یہ علم ہر کسی کو نہیں آتا اس میں علم ریاضی حساب کی کافی ضرورت پڑتی ہے۔ ہماری جماعت میں حضرت مولانا عبدالرحمن بجواوی علم فرائض کے امام تھے۔ آپ نے فتاویٰ ثنائیہ حصہ دوم میں کتاب الفرائض پر ایک جامع مقدمہ تحریر فرمایا ہے۔ غفر اللہ لہ (آمین)

اے باقی سب باپ کو ملے گا۔ بھائی بہنوں کو کچھ نہیں ملے گا۔ باپ کے ہوتے ہوئے بھائی بہن ترکہ سے محروم ہیں لیکن ماں کا حصہ کم کر دیتے ہیں یعنی ان کے وجود سے ماں کا تہائی حصہ کم ہو کر چھٹا رہ جاتا ہے۔